Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۳ نبوت ۱۳۵۸ہش ۔ ۳ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ نبوت / نومبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین۔

ربوہ ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ (۲ نومبر ۱۹۷۹ء) آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ البقرہ کی آیات ۲۰۱ و ۲۰۲ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ جو لوگ محض دنیا کے آرام و آسائش کے طالب ہوتے ہیں اور ان کی دوڑ دھوپ صرف دنیا کمانے تک محدود ہوتی ہے انہیں نہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور نہ زندگی کے اصل مقصد سے وہ آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ مُنہ سے تو رَبَّنَا کہتے ہیں لیکن انہوں نے اور بہت سے ارباب بنا رکھے ہوتے ہیں اور اُنہی پر انہوں نے تکیہ کر رکھا ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کے حصہ میں ذلت و خواری آتی ہے اور اگلے جہان میں بھی وہ ذلیل و خوار رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ دنیا اور آخرت کی حسنات کے طالب ہوتے ہیں وہ اپنے رب کی معرفت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور زندگی کے اصل مقصد سے بھی انہیں پوری آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو بکلی ترک کر کے خدا کو پانے اور اس کے قریب ہونے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ دنیا کی حسنات سے صحیح رنگ میں استفادہ کرتے ہیں اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ آخرت کا حسنہ دنیا ہی کے حسنہ کا ثمر ہے۔ حضور نے متعدد مثالیں دیکر واضح فرمایا کہ دنیا کا حسنہ ایک درخت ہے اور آخرت کا حسنہ اُس درخت کا پھل ہے۔ اسی لئے جو لوگ محض دنیا کے طالب ہوتے ہیں آخرت میں تو اُن کے لئے دوزخ مقدر ہوتی ہی ہے یہ دنیا بھی جس کی چاہ میں وہ گھل رہے ہوتے ہیں اُن کے لئے دوزخ بن جاتی ہے۔ حقیقی مومن جو اپنے رب سے دنیا کا حسنہ مانگتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ آخرت کے حسنہ کے بھی طالب ہوتے ہیں اُن کے لئے دو جنتیں مقدر کر دی جاتی ہیں یعنی اس جہان میں بھی اُن کے لئے ایک جنت پیدا کی جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی ان کا ٹھکانہ جنت ہی ہوگی۔

عید الاضحی جس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے وہ عشق کے انتہائی جذبہ کی آئینہ دار ہے

یہ عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمارے دلوں کا بھی عشق کے اُسی جذبہ سے سرشار ہونا ضروری ہے

خدا کی نگاہ میں وہ سینے اور وہ دل پسندیدہ ہیں جن میں عشق کی شمعیں روشن ہوں اور جو اندھیروں کو دور کرنے کا موجب بنیں

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں عید الاضحی کی مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطبہ

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ (مطابق یکم نومبر ۱۹۷۹ء) بروز جمعرات — آج یہاں عید الاضحیہ کی مقدس و مبارک تقریب اسلامی احکام اور روایات کے مطابق سادہ اور پُر وقار طور پر منائی گئی۔ نماز عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی جس کے بعد حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے واضح فرمایا کہ عید الاضحی جس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے وہ عشق کے انتہائی جذبہ کی آئینہ دار ہے۔ یہ وہ عظیم قربانی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی راہ میں پیش کی اور جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشق کے انتہائی جذبہ کے زیر اثر اوجِ کمال پر پہنچایا۔ حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ہماری عید صحیح معنوں میں عید تب ہی کہلا سکتی ہے کہ حسب استعداد ہمارے دل بھی عشق کے جذبہ سے اسی طرح سرشار ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سرشار تھے اس لئے کہ خدا کی نگاہ میں وہ سینے اور وہ دل پسندیدہ ہوتے ہیں جن میں عشق کی شمعیں روشن ہوں اور جو دنیا سے اندھیروں کو دُور کرنے اور دوسروں کے قلوب کو منور کرنے کا وسیلہ بنیں۔

عید الاضحی کی مبارک تقریب

نماز عید کے لئے صبح ساڑھے آٹھ بجے کا وقت مقرر تھا تاہم مقامی احباب کے علاوہ بیرونی مقامات کے احباب بھی ساڑھے آٹھ بجے سے پہلے ہی سپیشل بسوں، ویگنوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ مسجد اقصیٰ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ احباب کی آمد کا سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔ اُس وقت تک نہ صرف مسجد کا نہایت وسیع و عریض مسقف حصہ اور صحن نمازیوں سے پُر ہو چکا تھا بلکہ بعد میں آنے والے احباب کو مسجد سے ملحقہ میدان میں صفیں بنانا پڑیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قصر خلافت سے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر آنے والے احباب کے انتظار میں چند منٹ توقف فرما کر پونے نو بجے نماز پڑھائی۔ ہزاروں احباب کے علاوہ مستورات بھی جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا بہت بڑی تعداد میں نماز میں شریک ہوئیں۔ نماز کے بعد حضور نے بہت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ شروع کرنے سے قبل حضور نے جملہ حاضر احباب کو بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور پھر انہیں عید کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:۔

"عید مبارک ہو آپ سب کو۔ ساری دنیا میں بسنے والے احمدیوں کے لئے اللہ تعالیٰ عید کی خوشیوں کے سامان کرے۔" (آمین)

ایک نہایت پُر معارف خطبہ کے بعد جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے پر احباب کو ایک دفعہ پھر عید کی مبارکباد دینے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

دینِ کامل کی بنیادی خصوصیت

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے پہلے اسلام کے دینِ کامل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (باقی صفحہ ۳ پر)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۳ نبوت ۱۳۵۸ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتہائی گمراہ قوموں کی نقّالی اور اُس کی ہلاکت آفرینی

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ انتہا درجہ کی گمراہی جو قوموں کی ہلاکت کا موجب ہوتی ہے یہ ہے کہ ان قوموں کے افراد بے حیائیوں اور قسم ہا قسم کی معصیتوں کا بلا جھجک ارتکاب کرتے ہیں حتّٰی کہ ان کی فطرتیں اس درجہ مسخ ہو جاتی ہیں کہ وہ اپنی اُن بے حیائیوں اور معصیتوں کو بے حیائی اور معصیت گردانتے ہی نہیں بلکہ انہیں اپنی مسخ شدہ فطرت کا لازمی تقاضا قرار دے کر کہتے یہ ہیں کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ منشائے خداوندی کے عین مطابق ہے ۔ یہ انتہا درجہ کی گمراہی بالآخر خدا تعالیٰ کے غضب میں لا کر ایسی قوموں کی ہلاکت کا موجب بنتی ہے اور ان کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس انتہا درجہ کی گمراہی سے بچنے کا بطورِ خاص حکم دیا ہے ۔

اس ضمن میں ہم نے مغربی اقوام کی موجودہ معاشرتی حالت کا ذکر کر کے اس امر پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ یہ اقوام فی زمانہ ایسی ہی انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہیں اور اسی لئے یہ دن بدن اپنے آپ کو خدائی غضب کے نیچے لاتی جا رہی ہیں اور ایٹمی جنگ کی شکل میں ایک ہولناک تباہی ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے ۔ ان حالات میں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ دیگر اقوام جن میں مذہب کے ساتھ کسی حد تک وابستگی کے باعث بے حیائی اسی درجہ عام نہیں ہوئی ہے مغربی اقوام کی مادی ترقی سے مرعوب ہو کر ان کے طرزِ معاشرت کی نقّالی سے بچیں ورنہ وہ بھی اُسی نوع کی انتہائی گمراہی میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہیں گی اور انہیں بھی اُسی تباہی کا شکار ہونا پڑے گا جو مغربی اقوام کے سروں پر منڈلا رہی ہے ۔ دنیا کے اور لوگ مغربی اقوام کی نقّالی سے بچیں یا نہ بچیں (گو ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ہی اپنے فضل کے نتیجہ میں ہلاکت سے بچائے) احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے لئے ان اقوام کی نقّالی سے اپنا دامن بچانا اور اس سے بہر طور دُور رہنا از بس ضروری ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ (جنہیں اُس نے اپنی سنّت قدیمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس انتہائی گمراہی کے نتیجہ میں رونما ہونے والی ہولناک تباہی سے خبردار کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے) ہمیں پورے عزم اور تعہد کے ساتھ ان کی نقّالی سے بچنے کا حکم دیا ہے فی الوقت اس خدائی حکم کے بارہ میں یاد دہانی کرانا ہمارے مدّنظر ہے ۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں مغربی قوموں (جو انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہیں) کی تقلید سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گِدھ اور کُتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے ۔ وہ خُدا سے بہت دُور جا پڑے ۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خُدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ۔ ان کے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں ۔ پس تم اس جذام سے ڈرو ۔ مَیں تمہیں حد اعتدال تک رعایتِ اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خُدا کو بھی فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیّا کرتا ہے ۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خُدا ہی خُدا ہے اور سب ہیچ ہے ۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اذن سے ۔ ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اُس کے لئے بہتر تھا ۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دُنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے ، آؤ ہم بھی اُنہیں کے نقشِ قدم پر چلیں ۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خُدا سے سخت بے گانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے .... اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خُدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ ۔"
(کشتی نوح)

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ جو قومیں انتہائی گمراہی میں مبتلا ہوں اور ہر نوع کے فواحش کو مقتضائے فطرت قرار دے کر ان میں ملوث ہونے کو ہی زندگی کا مقصد سمجھتی ہوں ان کی پیروی کرنا ایک اندھے کو رہنما بنانے کے مترادف ہے اور جان بوجھ کر ہلاکت کے گڑھے میں گرنے کو ترجیح دینا ہے ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی مغضوب قوموں کی نقّالی کی حماقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلا دیں ؟ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا ۔ بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے ۔ تم رُوح کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں ۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے ۔ وہ جو خود مُردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا ، وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھا دے گا ۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے ۔ پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو ۔ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں ۔ جن کو خود تسلّی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلّی دے سکتے ہیں ۔"
(کشتی نوح)

الغرض انتہائی گمراہی میں مبتلا مغربی اقوام کی نقّالی ہلاکت کی راہ ہے ۔ یہ قومیں مغضوب علیہم ہیں ۔ قرآن مجید کی رُو سے ان کے لئے اس دنیا میں ہلاکت مقدر ہے ۔ جو قومیں ان کی نقّالی کو اپنا شعار بناتی ہیں اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر دنیا میں ترقی کرنے کی خواہاں ہیں وہ خود اپنے ہاتھوں اپنی تباہی مول لے رہی ہیں ۔ جب مغربی اقوام پر موعودہ تباہی آئے گی تو وہ اُن کی پیروی کرنے والی قوموں کو بھی اپنی لپیٹ میں لئے بغیر نہ رہے گی ۔ (العیاذ باللہ)

بادِ صبا یہ لائی پیغام قادیاں سے

اٹھتا ہے ابرِ رحمت بطحیٰ کے درمیاں سے
بادِ صبا یہ لائی پیغام قادیاں سے

دینِ خدا کا مامن مہدی کا تھا وہ مسکن
"میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے"

پیاسی زمیں کے چشمے جب خشک ہو چکے ہوں
ممکن نہیں کہ پانی آئے نہ آسماں سے

اپنا وطن ہے اپنا کاشانۂ محبت
ہم نے جسے سنوارا تحلیلِ جسم و جاں سے

کیوں کوئی دل گرفتہ میری نماز سے ہو
کس واسطے ہو لرزاں کوئی میری اذاں سے

کن آزمائشوں میں ڈالیں گے دوست اپنے
گذرے ہیں ہم تو یارو سو بار امتحاں سے

جن کے خُدا نے جن کو ایمان سے نوازا
دیکھو کشاں کشاں وہ آئے کہاں کہاں سے

ناہید دل کی دھڑکن جو بات کہہ رہی ہے
کھل کر ادا نہ ہو وہ شاید میری زباں سے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین پُر معارف احادیث

— (درسِ حدیث بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) —

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

(۲)

دوسری آسمانی قوت جو نظامِ خلافت کی دائمی حفاظت کے لئے لازم و ملزوم ہے۔ اعمالِ صالحہ بجالانے کی قوت ہے۔ آیت استخلاف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء چونکہ خداتعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ اور نائب مصطفےٰ ہوتے ہیں اور انہی کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے۔ اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا۔ اس لئے ان کی زبان سے بلند ہونے والی ہر تحریک بلکہ ہر لفظ پر انتہائی بے نفسی اخلاص اور فدائیت کے پُر جوش جذبہ کے ساتھ لبیک کہنا اور ان کے اشارہ پر ہر قسم کی قربانیاں پیش کردینے کا نام ہی عمل صالح ہے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"خلافت کے تو معنے ہی یہی ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے۔ اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں، سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔"

(الفضل ۳۱ر جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر حضور نے سلسلہ احمدیہ کے مربیوں اور معلموں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

مبلغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعت کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا۔ اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کردی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیزیں۔"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات ص۶۵)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربِ کریم کے ہاتھوں خلعت خلافت پہننے سے اگلے روز یعنی ۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کو احمدی مستورات سے جو ایک پُر معارف خطاب فرمایا تھا۔ جو "المصابیح" کے نہایت خوبصورت اور نفیس عکسی ایڈیشن کے شروع میں درج ہے۔ حضور نے اس موقعہ پر خواتین احمدیت کو ان کے اسی اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ

"ہم لوگوں نے بہرحال اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے۔ ہم موسےٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ جا تو اور تیرا رب لڑتے ہم تو یہاں آرام سے بیٹھے ہیں۔ ہمیں ان فدایانِ محمدؐ کا نمونہ دکھانا ہوگا جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ آپ کے دائیں بھی لڑیں گے آپ کے بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑینگے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن کو آپ تک ہرگز نہیں پہنچنے دیں گے جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آگے نہ بڑھے۔

.... یہ ذمہ داری مجھ پر اور آپ میں سے ہر ایک پر ڈالی گئی ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنے رب سے یہ عہد باندھا ہے کہ ہم اپنی عزتوں کو قربان کرکے اپنی خواہشات کو قربان کرکے اپنے بچوں اور بچیوں کو قربان کرکے اور ہر قسم کی قربانی دے کر اس دین کی حفاظت کریں گے۔ اور اسلام کے غلبہ کی کوششوں کو جاری رکھیں گے۔" (ص۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اوائلِ خلافت میں یہ مصرعہ الہام ہوا تھا کہ ؎

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

اس ربانی کلام میں بھی درحقیقت اسی جماعتی ذمہ داری کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اور یہی منشاء مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا ہے کہ:۔

فَاِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ

صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہر جنسِ وفا کے ناپنے کے دنیا میں یہی پیمانے دو

تیسری حدیث

اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا۔

(ترمذی بحوالہ جامع الصغیر للسیوطی)

ترجمہ۔ سب لوگ تمہارے تابع ہیں وہ زمین کے کناروں سے تمہارے پاس کھچے چلے آئینگے اور دین میں تفقہ کے طالب ہوں گے۔ تم انکو خیر کی وصیت کرنا۔

تشریح۔ یہ حدیث مہدی موعود کے زمانہ کی بھاری علامت اور ایک زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہے جس کو اپنی آنکھوں پورا ہوتے دیکھ کر ہر احمدی کا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ اور انوارِ قرآنی کے پھیلانے کا ایک نیا عزم پیدا ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ قرآن و حدیث کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام اور ہمارے امام سیدنا المہدی المعہود علیہ السلام کے عہد سے وابستہ کیا گیا تھا مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ پورے اور کامل طور پر مختلف قوموں کے میل ملاقات کے لئے آسانی اور سہولت کی راہیں کھل جائیں۔ اور سفر بہت جلدی طے ہو سکے۔ گویا سفر سفر ہی نہ رہے۔ اور یہ سامان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں موجود نہ تھا۔ بہت سی قومیں گوشہ گمنامی میں تھیں اور کئی ممالک بلکہ براعظموں تک کا علم نہ تھا۔ حضورؐ کے انتقال کے قریباً ساڑھے آٹھ سو سال بعد پندرھویں صدی عیسوی میں امریکہ اور سترھویں صدی عیسوی میں آسٹریلیا اور تسمانیہ کے ممالک دریافت کئے گئے۔ اور انیسویں صدی عیسوی میں ریلوے انجن۔ موٹر۔ دخانی جہاز اور بیسویں صدی کے شروع میں ہوائی جہاز جیسی تیز رفتار سواریاں ایجاد ہوئیں۔ اور ایسے مافوق العادت اسباب میسر آگئے کہ تمام ملکوں کے باشندے ایک دوسرے کی ایسے طور سے ملاقات کرسکتے ہیں کہ گویا وہ ایک ہی شہر کے باشندے ہیں۔ جس کا نظارہ ہم ربوہ میں بھی بالخصوص جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع کے دوران کرتے ہیں جبکہ امریکہ۔ انڈونیشیا یورپ اور افریقہ تک کے طیور ابراہیمی دیوانہ وار مرکز احمدیت میں پہنچتے اور قرآنی حقائق و معارف سے مالامال ہوکر واپس جاتے ہیں۔

پس دنیا کے کناروں سے لوگوں کے آنے اور مرکز احمدیت میں دینی علوم سیکھنے کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ و تابندہ نشان ہے۔ لیکن یہ تو ابھی اس عظیم نشان کی ایک جھلک ہے کیونکہ جیسا کہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پر آسمانی انکشاف کیا گیا ہے پندرھویں صدی ہجری (جس کی ابتداء اگلے سال ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو ہو رہی ہے) غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس میں کروڑوں سعید روحیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں جمع ہوں گی۔ اس وقت جہاں لندن، نیویارک، پیرس، ماسکو اور پیکنگ سے دین سیکھنے والوں کی ایک بے پناہ خلقت مرکز احمدیت کی طرف امڈ چلی جائے گی۔ وہاں پاکستان اور بالخصوص ربوہ کی لجنات۔ خدام اور انصار کی تعلیمی ذمہ داریوں میں لاکھوں کروڑوں گنا اضافہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوجائے گا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر خواتین احمدیت کو خبردار فرمایا تھا کہ وہ اگلی صدی کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور اس خالص اور حقیقی اسلام کو جسے حضرت مہدی علیہ السلام ہر قسم کی بدعات کے گرد و غبار کو دور کرکے لائے اپنے دل میں جگہ دیں اور غیر ممالک کی مستورات کو بھی اس کی تلقین کریں۔ اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ۔

"خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے تمہیں ہراول دستہ بنایا عاشقان محمدؐ کا۔ تمہارے اندر مہدی موعود پیدا ہوا اور عظیم الشان ذمہ داریاں اٹھانے کی صلاحیت خدا نے تمہیں بخشی ..... تمہارا کام ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو تمہیں صلاحیت اور طاقت اور استعداد دی ہے۔ تم خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتی ہوئی (اس سے توفیق حاصل کرکے) اس کی نشوونما کو انتہا تک پہنچا کر دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جاؤ۔"

اس روح پرور کلمات کے بعد حضور نے دعا فرمائی کہ

"خدا کرے کہ تمہیں اس کی توفیق ملے اور بجائے اس کے کہ غیر ممالک میں بسنے والی احمدی عورتیں دنیا کی معلم بنیں صحیح اسلام سکھانے کے لئے خدا کرے کہ تم دنیا کی معلم بنو۔ تم اور تمہاری بچیاں اور وہ نسلیں جو بعد میں آنے والی ہیں اور اس طرح پر خدا کا یہ منصوبہ کامیاب ہو۔ اگلی صدی میں کہ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوجائے۔"

(المصابیح ص ۳۵۰)

حضرت امام جماعت کا پاکستان کی احمدی خواتین کو "دنیا کی معلم" بننے کا ارشاد درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اسی چودہ سو سالہ تحریک کی یاددہانی کا رنگ رکھتا ہے جس کا ذکر اس تیسری صدی میں ملتا ہے حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ دین کے معلموں کو عابدوں پر فضیلت دیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَالْحِیْتَانُ فِی الْبَحْرِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔

(ترمذی)

یعنی خدا تعالیٰ، اس کے فرشتے اور زمین و آسمان کا ایک ایک فرد حتی کہ چیونٹیاں بھی اپنے بل میں اور مچھلیاں بھی سمندر میں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے کے لئے دعا کرتی ہیں۔

یہ بھی یاد رکھیئے کہ ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پاکستان کی احمدی خواتین کے لئے "دنیا کا معلم بننے کا جو اصول عمل (MOTTO) تجویز فرمایا ہے اس سے ضمناً یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ احمدی خواتین کو اللہ تعالیٰ نے ایسی غیر معمولی استعدادیں اور صلاحیتیں بخشی ہیں۔ کہ اگر وہ دعا اور تدبیر کو انتہاء تک پہنچانے کے بعد بروئے کار لائیں۔ تو وہ دینی مسائل میں مردوں کی بھی راہنمائی کرسکتی ہیں اور حرم رسول عربی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پاک نمونہ اس سلسلہ میں ان کے سامنے مشعل راہ کی حیثیت سے موجود ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کا بیان ہے کہ

مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا عِلْمًا (ترمذی)

ہم صحابہؓ نبوی کو جب کبھی کسی حدیث میں دشواری پیش آئی اور ہم نے حضرت عائشہؓ دریافت کیا۔ تو ان کو اس کا واقف پایا۔

حضرت عطاءؒ بن ابی رباح کا قول ہے کہ حضرت عائشہؓ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہہ تھیں۔ اور عام مسائل میں ان کی رائے سب سے زیادہ بہتر تھی۔

حضرت امام زہریؒ سے مروی ہے کہ اگر اس امت کی تمام عورتوں کا علم معہ تمام ازواج مطہرات کے علم کے اکٹھا کر دیا جائے۔ تو تنہا حضرت عائشہ صدیقہؓ کا علم ان سب سے زیادہ نکلے گا ہی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو دین کا نصف علم حضرت عائشہؓ سے سیکھنا ہوگا۔ اور اس میں کسے کلام ہوسکتا ہے کہ امت کو حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے علاوہ سب سے زیادہ احادیث کا بیش قیمت خزانہ آپ ہی کے طفیل پہنچا ہے۔ پھر کون ہے جو اس حقیقت کا انکار کرسکے۔ کہ وفات مسیح ناصری اور فیضان ختم نبوت کے وہ مسائل جو آج تک دنیا کے بڑے بڑے مفکروں مدبروں۔ شاعروں۔ فلسفیوں اور خطیبوں کے معمہ اور چیستاں بنے ہوئے ہیں وہ حضرت عائشہؓ نے یہ کہہ کر حل کر دیئے۔ کہ حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ حضرت عیسیٰؑ ۱۲۰ سال تک زندہ رہے۔ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۲۰)

اسی طرح حضرت عائشہؓ نے یہ نصیحت فرمائی کہ تم یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (درمنثور للسیوطی جلد ۵ ص ۲۰۴)

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے قرآن کو سمجھنے کا حق ادا کر دیا۔ انہوں نے کسی کے پاس زانوئے شاگردی تہہ نہیں کیا۔ مگر تمام دنیا کی استاد بنیں۔ اور جیسا کہ نصف صدی پیشتر حضرت مصلح موعودؓ نے بھی جلسہ مستورات میں تقریر کرتے ہوئے بجا طور پر فرمایا تھا۔

"ان کی صرف ایک مثال سے دنیا کے مرد شرمندہ ہیں کہ وہ باوجود عقل و دانش اس فہم و فراست کو حاصل نہ کرسکے۔"

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۲۳۴)

۵۔ یہ درجۂ بلند ملا جس کو مل گیا

میں آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور میری معزز بہنیں یہ سنکر حیران ہونگی۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد سے بھی سات سال پہلے احمدی مردوں اور عورتوں کو یہ عظیم الشان خوشخبری سنادی۔ کہ خلافت ثالثہ کا دور مبارک اسلامی فتوحات کا تاریخ ساز دور ہوگا۔ اس لئے ابھی سے زیور علم سے آراستہ ہو جاؤ۔ تا آنے والوں کو سکھلا سکو۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے۔ دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا۔ جس کے زمانہ میں یہ فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے پس اس وقت تم خود سیکھو۔ تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنا دیئے جاؤ اس لئے تمہارے لئے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے استاد بن سکو۔"

(انوار خلافت ص ۱۱۰، ۱۱۱)

الٰہی تیز ہوں ان کی نگاہیں
نظر آئیں سبھی تقوے کی راہیں
بڑھیں اور ساتھ دنیا کو بڑھائیں
پڑھیں اور ایک عالم کو پڑھائیں
ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں
یہ پھر واپس تا قرآن لائیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۹ سال پہلے ۔ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء

مسیح آخر الزمانؑ کی جماعت کو ایک خاص نام سے موسوم کئے جانے کی وجہ

اس نام کی وجہ یہ ہے تا کہ اس کو سنتے ہی ہر شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے

(حضرت مسیح موعودؑ)

دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے والی مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی باقاعدہ بنیاد اگرچہ ۱۸۸۹ء میں پڑ چکی تھی لیکن ابھی تک اس جماعت کا کوئی باضابطہ نام نہیں طے کیا گیا تھا لیکن ۱۹۰۱ء میں چونکہ سرکاری طور پر مردم شماری ہونے والی تھی جس میں یہ التزام کیا جانے والا تھا کہ ہر ایک فرقہ جو دوسرے فرقوں سے امتیاز رکھتا ہو اس کا نام علیحدہ طور پر علیحدہ خانہ میں درج کیا جائے اور جو فرقہ خود کو جس نام سے پکارتا ہو اسی کا وہی نام سرکاری کاغذات میں درج کیا جائے اس لئے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے مناسب سمجھا کہ ان کی جماعت کو اس کا علیحدہ نام دیا جائے تاکہ اس جماعت کو ممتاز حیثیت میں الگ طور پر پہچان لیا جائے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے آج سے ٹھیک ۷۹ سال قبل ۴ نومبر ۱۹۰۰ء میں "اشتہار واجب الاظہار" کے ذریعے سے جماعت کا نام فرقہ احمدیہ رکھنے کا اعلان کیا۔ حضور نے اس سلسلے میں اس اشتہار میں لکھا کہ:-

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم محمد جلالی نام تھا اور اس میں یہ پیشگوئی مخفی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔"

(اشتہار واجب الاظہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۹۱ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۶۱-۱۶۲)

جماعت کو ذمہ داری کے احساس کے لئے نصیحت

"احمدی مذہب کے مسلمان" یا "مسلمان فرقہ احمدیہ" نام کے ساتھ جماعت پر جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں ان کی طرف توجہ دلانے کے لئے حضرت اقدس نے اگلے ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں لکھا:۔

"خدا نے تمہیں اس علمی احمد صفت کے لئے بطور اعضاء کے بنایا ہے سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہیئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو اور کوئی چھل اور دھوکہ تمہاری طبیعت میں نہ ہو۔ تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیئے کہ دن رات خدا کی حمد و ثناء تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنی تمام دنیا کا پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی اپنے تئیں نہ بناؤ۔"

چار خدائی صفات کے مظہر بننے کی تلقین

"پس تم کیونکر سچے احمد یا حامد ٹھہر سکتے ہو جب تک کہ اس خُلق کو اپنے لئے پسند نہیں کرتے حقیقت میں احمد بن جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورۃ فاتحہ میں مذکور ہیں:۔

(۱) رب العالمین۔ سب کا پالنے والا۔

(۲) رحمان۔ بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا۔

(۳) رحیم۔ کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام و اکرام کرنے والا اور خدمت قبول کرنے والا اور ضائع نہ کرنے والا۔

(۴) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔ سو احمد وہ ہے جو ان چاروں صفتوں کو ظلی طور پر اپنے اندر جمع کرے یہی وجہ ہے کہ احمد کا نام مظہر جمالی ہے ... اور یہی جمالی حالت ہے جو حقیقت احمدیہ کو لازمی پڑی ہوئی ہے محبوبیت جو اسم محمد میں تھی صحابہ کے ذریعہ سے ظہور میں آئی اور جو لوگ ہتک کرنے والے اور گردن کش تھے محبوب الٰہی ہونے کے جلال نے ان کی سرکوبی کی لیکن اسم احمد میں شان محبیت تھی یعنی عاشقانہ تذلل اور فروتنی، یہ شان مسیح موعود کے ذریعے سے ظہور میں آئی سو تم شان احمدیت کے ظاہر کرنے والے ہو لہٰذا اپنے ہر ایک بے جا جوش پر موت وارد کرو اور عاشقانہ فروتنی دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔"

مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ

یہ ارشاد الٰہی قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتائی گئی ہے۔ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ کہ آپ نئے سرے سے دین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو عہد کیا ہوا ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

اسے اپنے قول و فعل سے ثابت کرے۔

جو لوگ جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جن پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو اپنے اقوال و افعال سے سچ کر دکھایا ہے اور حقیقت میں یہی سچے مسلمان ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ تقسیم انعامات مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ۲½ بجے دوپہر مسجد مہدی گولبازار میں سہ ماہی سوم کے جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد کیا۔

اس اجلاس میں ۲۹ حلقوں کے ۲۹۷ منتظمین اور ۶۷ سائقین نے شرکت کی اور اجلاس کی کارروائی لگاتار ۲½ گھنٹے جاری رہی۔

حسب پروگرام محترم محمود احمد صاحب مہتمم مقامی کی صدارت میں ۲½ بجے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

عہد اور نظم کے بعد محترم مرزا نصیر احمد صاحب ناظم تربیت ربوہ نے "مشعل راہ" سے درس دیا۔ بعدۂ خاکسار خلیل احمد ناصر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے سہ ماہی سوم میں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کا اعلان کیا۔

اوّل ۔ زعامت فیکٹری ایریا
دوم۔ زعامت دارالرحمت وسطی
سوم۔ زعامت دارالبرکات
چہارم۔ زعامت دارالرحمت شرقی ب

اس کے بعد تلقین عمل کے پروگرام کے تحت
۱۔ محترم مرزا محمد دین صاحب ناز مہتمم اطفال مرکزیہ
۲۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم تربیت مرکزیہ
۳۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے بالترتیب "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" اجتماع اور ان کے مقاصد اور صحابۂ رسول اللہ کی جاں نثاریاں جیسے اہم مواضیع پر تقاریر کیں۔ اسکے بعد محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پوزیشن یافتہ مجالس کو کتب بطور انعام عنایت فرمائے اور اسی طرح اوّل اور دوم آنیوالی مجالس کو انعامات اور سندات خوشنودی عنایت فرمائیں۔

محترم صدر صاحب مرکزیہ کے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خلیل احمد ناصر مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟

تحریک جدید کے مالی جہاد میں استطاعت سے کم چندہ دینے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کرنیوالوں کے متعلق فرمایا:-

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیوٰۃ وقف کر دے تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو۔"

حضورؑ کے ان ارشادات کے پیشِ نظر تحریک جدید کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیشکش کا جائزہ لے اگر پیش کردہ قربانی مالی حیثیت سے کم ہو تو اسے اوّلین موقع پر بڑھا کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید
ربوہ

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

تریاق سلیمانی ۶/-، ۲/۵۰، ۱۲/۵۰
سرمہ حمید شیشی کلاں ۴/-
زدجام عشق ۶۰/-
حب اکسیر البدن جواہر والی ۱۵/-
حب اکسیر اطہرا مکمل کورس ۳۰/-
شانتی کیپسول۔ ۶۰ کیپسول ۳۰/-
سٹوپین کیپسول ۱۲/۵۰ مینوبسی ٹانک ۵/-

المنار دواخانہ ربوہ

سائڈ پلان سنی پارک

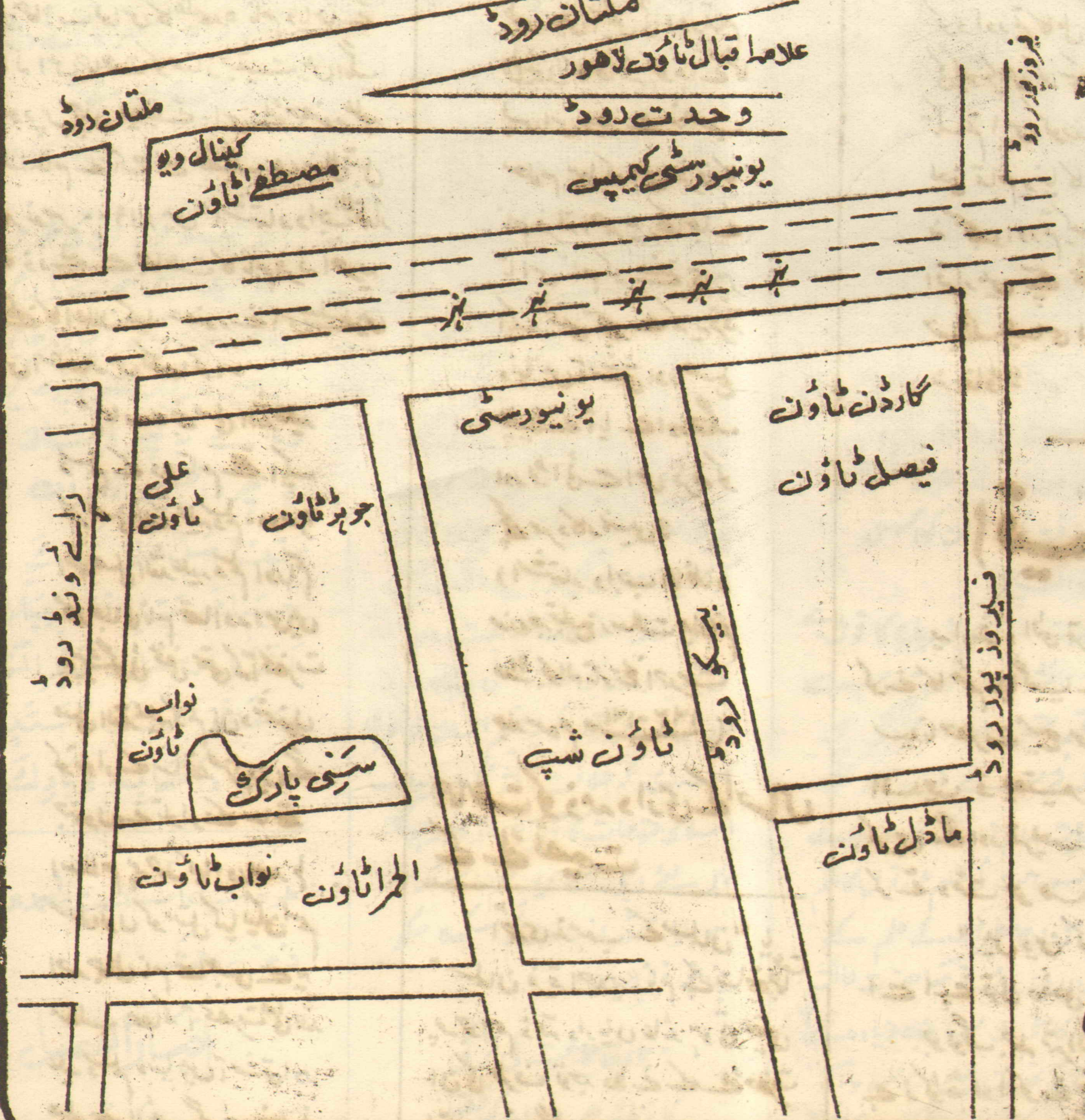

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۴ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع — مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں۔ (رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ ایک تا ۲ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ ۱۲ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری
ملتان روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی برکت سے ایک پوری جماعت نماز باجماعت کی پابند بن گئی

واقفینِ عارضی کے ایمان افروز تجربات اور برکات پر مشتمل دو مکتوب

ربوہ ۳۱ اخاء (اکتوبر) ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے بتایا ہے کہ ایک واقف عارضی کی کوششوں سے ایک پوری جماعت نماز باجماعت کی پابند بن گئی ہے۔

اسی طرح ایک اور عمر رسیدہ واقف عارضی بزرگ کی صحت حیرت ناک طور پر بحال ہو گئی۔

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کے نام وفد نمبر ۲۳۷ کے ایک مخلص نوجوان مکرم محمد نسیم صاحب نے اپنا دو ہفتے کا وقفِ عارضی جماعت احمدیہ بھا کا بھٹیاں براستہ خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ میں گزارنے کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس تحریک کا اہم فائدہ یہ ہوا کہ جس روز میں اس جماعت (بھا کا بھٹیاں) میں گیا۔ یہاں پر نماز باجماعت کا کوئی انتظام نہ تھا مگر جس دن واپس آیا اس روز تک جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ تھا جو نماز باجماعت نہ ادا کرتا ہو اس جماعت کے بعض احباب نماز باترجمہ سے ناواقف تھے ان سب کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ خاکسار کو پہلی دفعہ اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے اور اس کی اہمیت کا علم ہوا ہے۔ یہ تحریک خاص طور پر اصلاحِ نفس کا ایک بہترین موقعہ فراہم کرتی ہے۔ اس میں عبادات کا خصوصی موقعہ ملتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس تحریک کی افادیت کا پتہ اس میں شامل ہو کر ہی لگ سکتا ہے۔ نسیم صاحب نے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اس سے قبل ان کو اس تحریک میں شمولیت کا موقع نہیں مل سکا۔ انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ ہر سال اس تحریک میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں گے۔

اسی طرح نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کے نام تحریک وقف عارضی کے وفد نمبر ۳۲۵۴ کے رکن ۸۴ سالہ بزرگ منشی محمد اسمٰعیل صاحب نے تحریک وقف عارضی کے خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ وقف عارضی کی برکات میں سے ایک برکت یہ تھی کہ ایک آدمی کے پاس میرے چار سو روپے امانت رکھے ہوئے تھے وہ دینے سے انکاری تھا مگر جب میں نے وقف عارضی پر جانے کا قصد کیا تو یہ رقم فوراً مل گئی۔ دوسرے میرے بدن اور ٹانگوں میں درد رہتا تھا مگر جب میں وقف پر پہنچا تو یہ درد حیران کن طریق پر دور ہو گیا۔

انہوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو رحمتیں اور برکتیں ان دنوں میں نازل کی ہیں اگر مجھے اس بارے میں پہلے معلوم ہوتا تو میں پورا ماہ ہی وقف کر دیتا۔ انہوں نے وقف کے عرصے میں مزید سات ایام کی توسیع کرنے کی استدعا کی ہے۔

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ہی صداقت اور ایک ہی بنیادی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"خدا جو قادر و توانا خدا ہے۔ جو سب طاقتوں کا مالک خدا ہے۔ اور جو اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا اور یہ غلبہ احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔

پس آج دنیا میں ایک ہی صداقت ہے اور ایک ہی بنیادی حقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔"

احمدیت کے پروانے! یاد رکھیں کہ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ کو قربانیاں دینا ہوں گی۔ "صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" انہیں کی ایک شق ہے اسے یاد رکھیئے۔

(سیکرٹری صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ترقی کا گر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم)

غلبہ اسلام کے دن قریب تر لانے کیلئے جماعت مخلصین کی قربانیاں

جماعت احمدیہ کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ دنیا بھر کو اسلام کے نور سے منور کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانا اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ اسلام بہرحال دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جیسا کہ پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔"

(فتح اسلام)

تاریکی میں بھٹکنے والی دنیا اس امر پر مجبور ہو گی کہ اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام قبول کرے اور خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے۔ اس عظیم مقصد کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین کی یہ جماعت خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق اس راہ میں بڑھ چڑھ کر ہر رنگ میں اور ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اور سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات کے ساتھ ساتھ چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی خدا کے فضل سے پوری طرح متوجہ ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں ہر رنگ میں مثمر ثمرات بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقفِ جدید کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید کا کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔"

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ جس کو صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ براہ مہربانی تمام احباب اور جماعتیں اپنا چندہ وقف جدید حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ۳۱ دسمبر سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور بالغان اور اطفال کی آمد اور تفصیلات براہ راست دفتر ہذا کو بھجوائی جائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

☆ احباب کرام سے دعا کی ضروری درخواست ہے کہ خاکسار کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو اپنی حقیقی محبت عطا فرمائے اور انجام بخیر فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

(ایم عبدالسلام ناصر جونیئر کلاس بشارت شہید مڈل سکول پلاک تحصیل وضلع میرپور A.K.)

☆ خاکسار کے والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ عبدالرشید ۱۱/۴۲ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ربوہ میں عیدالاضحی کی مبارک تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

جو دین دُنیا کی طرف لے کر آئے وہ ہر جہت سے کامل اور مکمّل دین ہے۔ اسلام کے کامل اور مکمّل دین ہونے کے معنے یہ ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ دیئے ہیں ان میں سے ہر قوت کی نشوونما اور ارتقاء کے سامان اس میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کو اس طرح بھی ادا کیا ہے کہ اسلام تمہارے درختِ وجود کی ہر شاخ کو سرسبز اور بار آور کرتا ہے۔

انسان کو عطا کئے جانے والے قویٰ کے تعلق میں حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل بھی دی ہے اور جذبات بھی دیئے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے اپنے احکام کو منوانے کے لئے ان دونوں قوتوں کا پورا لحاظ رکھا ہے۔ مراد یہ کہ اس نے عقلی دلائل دے کر سمجھایا ہے کہ تمہارا دنیوی فائدہ بھی اس میں ہے اور روحانی فائدہ بھی اس میں ہے کہ تم اللہ کی بات مانو۔ اسی طرح اسلام نے اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے حُسن کو اس طرح پیش کرتی ہے کہ انسان خدا سے پیار کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ پھر اسلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اور اُس اُسوہ کی عظمت اور رفعت کو اور اُس عظمت اور رفعت کے حُسن کو ہمارے سامنے اس طرح پیش کیا کہ انسان اس عظمت و رفعت اور اس کے حُسن کو پہچاننے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جذبات سے گہرا تعلق رکھنے والی عبادت

اس امر کا ذکر کرنے کے بعد کہ اسلامی تعلیم میں عقل اور جذبات دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ اسلام نے عبادات کی بنیاد دو باتوں پر رکھی ہے۔ ایک عقل پر اور دوسرے جذبات (یا بالفاظ دیگر عشق) پر۔ اسی لئے اسلام کی مقرر کردہ بعض عبادات ایسی ہیں جن کا تعلق جذبات سے ہے۔ مثال کے طور پر حج کی عبادت جذبات پر مبنی ہے۔ اصل حج تو ہے ہی یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے عشق میں مست ہو کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں دیوانہ ہو کر مکّہ اور مدینہ کی طرف دوڑے۔ اگر ہم دیکھیں اور غور کریں تو حج کے سارے ارکان محبت سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی پیش کردہ قربانی کی عظمت

حج کی عبادت کے محبت اور عشق سے گہرے تعلق کو واضح کرنے کے بعد حضور نے اپنے رب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عشق اور آپ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں مکّہ کی وادیٔ غیر ذی زرع میں مبعوث ہونے والے عظیم الشان وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بے پناہ محبت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ آپ ایک تعبیر طلب رؤیا کو لفظاً پورا کرنے پر جس طرح آمادہ ہوئے اور پھر خدائی حکم کے ماتحت آپ نے وادیٔ غیر ذی زرع میں اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو چھوڑ کر اس ویرانے کو آباد کرنے اور اس میں سے زندگی کا چشمہ پھوٹنے کیلئے ان کی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر کے اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوری زندگی گزارنے کا عہد کر کے حقیقی قربانی کا جو نمونہ پیش کیا اُس کی عظمت اُسی وادیٔ غیر ذی زرع میں آپ کی نسل میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان وجود پیدا ہونے سے آشکار ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی راہ میں قربانی پیش کرنے کا وہ عدیم النظیر نمونہ پیش کیا کہ جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اپنے اوجِ کمال کو جا پہنچی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی اطاعت کرنے اور اس کی راہ میں قربانی پیش کرنے میں اپنے جدِّ امجد سے بھی بڑھ گئے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ کر کے اور آپؐ کے ذریعہ افضل ترین اُمّت کو معرضِ وجود میں لا کر دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ یہ اُمّت مرنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

خدا کی راہ میں قربانی کا نقطۂ عروج

حضور نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیش کردہ قربانی کس طرح اپنے اوجِ کمال کو پہنچی، واضح فرمایا کہ جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے مکّہ کی وادیٔ غیر ذی زرع اس سے زیادہ بنجر تھی جتنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو وادیٔ غیر ذی زرع میں آباد کیا تھا اُس وقت وہاں اچھے یا بُرے لوگ نہ تھے۔ کوئی تھا ہی نہیں۔ وہ وادی ذرّیت شیطان سے پاک تھی لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب اسی وادیٔ غیر ذی زرع میں مبعوث ہوئے تو وہاں ایسے انسان بستے تھے جن میں انسانیت سرے سے مفقود تھی۔ وہاں ہر طرف انسان نما درندے تھے یا انسانوں کے روپ میں سانپ اور بچھو وہاں راج کر رہے تھے۔ اُن درندہ صفت انسانوں کے ہاتھوں آپؐ نے وہ وہ دُکھ اُٹھائے اور اذیّتیں جھیلیں کہ ان کا تصوّر کر کے آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے نقطۂ کمال کو پہنچا ہوا عشق الٰہی کا ہی جذبہ تھا کہ جس کے زیر اثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کا عدیم النظیر نمونہ پیش کر کے پوری نوع انسانی کو نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کا سامان کیا۔

عشق میں دیوانہ بنانے والی عید

حضور نے جذبۂ عشق کے زیرِ اثر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے پیش کی گئی قربانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُس قربانی کے انتہائی کمال تک پہنچنے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا الغرض مکّہ کے ساتھ جس عبادت کا تعلق ہے وہ تمام تر عشق کی آئینہ دار ہے۔ اُس عظیم قربانی اور عبادت کی یاد میں ہی ہر سال عیدالاضحی منائی جاتی ہے۔ تو یہ عید عشق کے جذبہ کو اُبھار کر دیوانہ بنانے والی عید ہے۔ ہم اُس سرزمین سے ہزارہا میل دُور ہوتے ہوئے اُس عظیم قربانی اور عبادت کی یاد میں آج عید منا رہے ہیں لیکن ہماری اصل عید تو یہی ہے کہ ہمارے دل حسب استعداد اسی طرح محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل سرشار تھے جس طرح قربانی کا گوشت اور خون خدا تک نہیں پہنچتے بلکہ دلوں کا تقویٰ اُس تک پہنچتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تو وہ سینہ و دل پسندیدہ ہیں جن میں عشق کی شمعیں روشن ہوں اور جو دنیا سے ظلمات کو دُور کرنے کا وسیلہ بنیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے حقیقی عید کے سامان کرے۔ ہر احمدی سے اللہ تعالیٰ کا پیار کا تعلق ہو جائے جس طرح اس عشق نے پہلے ظلمات کو مٹا کر نور کو دنیا میں پھیلایا تھا ہم بھی جذبۂ عشق کے زیر اثر ظلمات کو مٹانے اور نور کو پھیلانے والے ہوں۔ ہم سب انسانوں کے لئے خوشی اور امن و سلامتی کے سامان پیدا کرنے والے ہوں اور ہم ان کے سارے ہی اندھیرے دُور کرنے والے ہوں۔ آمین ؛

معیاری فوٹو کیلئے ہماری اپنی دکان
سیّد فوٹو سٹوڈیو
جنود مارکیٹ۔ بلاک ۱۲ سرگودھا
فون 3706 / P-P

ولادت

مورخہ ۲۵ر ستمبر بوقت ۷ بجے شام اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسرا بچہ اور دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و نوازش بچے کا نام محمد داؤد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود شیخ محمد منیر صاحب کا پوتا اور شیخ اشفاق احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے، خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

شیخ محمد انور قائد خدام الاحمدیہ
ریلوے روڈ دنیاپور ضلع ملتان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ!
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah